***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Authentication and Verification of Hadiths related to the reasons for Revelation (Asbab al-Nuzul) of Selected Verses from Surah Ya-Sin, Surah Saad, Surah Az-Zumar, and Surah Ha-Mim as-Sajdah

سورۃ یٰسٓ، سورۃ صٓ، سورۃ الزمر، سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی منتخب آیات کے اسبابِ نزول سے متعلق احادیث کی تخریج و تحکیم

Amir Nasrullah Khan
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies & Research,
University of Science & Technology, Bannu

Abstract
This article explores the compilation and authentication of Hadiths related to the reasons for revelation (Asbab al-Nuzul) of selected verses from Surah Ya-Sin, Surah Saad, Surah Az-Zumar, and Surah Ha-Mim as-Sajdah. The research systematically collects narrations from classical sources and evaluates their chains of transmission (Isnad) to determine their authenticity. By distinguishing between authentic (Sahih), good (Hasan), and weak (Daief) narrations, the study provides a reliable contextual understanding of these Qur'anic verses. The findings aim to enhance both scholarly exegesis (Tafsir) and the devotional comprehension of these Surahs, highlighting the historical circumstances that prompted their revelation.

Keywords: *Asbab al-Nuzul, Hadith Authentication, Surah Ya-Sin, Surah Saad, Surah Az-Zumar, Surah Ha-mim as-Sajdah, Tafsir, Qur'anic Context.*

تعارف(Introduction)

قرآن مجید کی آیات کا بہتر فہم اور ان کی صحیح تشریح کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے نازل ہونے کے اسباب (اسبابِ نزول) کو جانیں۔اسبابِ نزول کی معرفت سے نہ صرف آیات کے حقیقی مفہوم کو سمجھنا آسان ہوتا ہے بلکہ ان کے تاریخی اور سماجی پس منظر کا علم بھی حاصل ہوتا ہے۔حدیث کی روشنی میں اسبابِ نزول کی تحقیق ایک مستند اور معتبر ذریعہ فراہم کرتی ہے، کیونکہ کئی آیات کے نزول کے سلسلے میں پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات موجود ہیں۔

اس تحقیق میں سورۃ یٰسٓ، سورۃ صٓ، سورۃ الزمر اور سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی منتخب آیات کے اسبابِ نزول سے متعلق احادیث کی تخریج و تحکیم پر مرکوز ہے۔اس میں احادیث کے سلسلۂ روایات (اسناد) کی جانچ، ان کی صحت کی درجہ بندی (صحیح، حسن، ضعیف) اور تاریخی پس منظر کا جائزہ شامل ہے۔اس تحقیق کا مقصد قارئین کو یہ موقع فراہم کرنا ہے کہ وہ ان آیات کے نزول کی وجوہات کو مستند معلومات کی بنیاد پر سمجھ سکیں اور قرآن کے مفہوم کو زیادہ مؤثر انداز میں اپنے علمی اور عملی زندگی میں نافذ کر سکیں۔

سورۃ یٰسٓ

آیت:(12) "اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ"۔

ترجمہ: "یقیناً ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے۔ اور جو کچھ عمل انہوں نے آگے بھیجے ہیں ہم ان کو بھی لکھتے جاتے ہیں اور ان کے کاموں کے جو اثرات ہیں ان کو بھی"۔

شانِ نزول: ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ کے لوگ مسجد نبوی سے دور مدینے کے کنارے پر رہائش پذیر تھے۔ تو انھوں نے مسجد نبوی کے قریب رہائش اختیار کرنے کا مشورہ کیا۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔ "اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى" الخ۔ آنحضرت ﷺ نے انھیں منع فرمایا کہ جہاں رہتے ہو وہیں رہو۔ تمھارے آثار لکھے جاتے ہیں۔

مفتی محمد شفیعؒ، مولانا عاشق الٰہی، مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی اپنی تفسیروں میں اس روایت کو قلم بند کیا ہے۔[1]

تخریج: اس روایت کو ابن جریر، ترمذی، حاکم نے سفیان ثوری کے واسطے سے روایت کیا ہے۔[2]

سند 1: اسماعیل بن محمد بن حسین طبری، خراسان میں علویوں کے بہت بڑے اکابر میں سے تھے[3]۔

(2) جدہٗ (اس کے دادا) محمد بن حسین، یہ ابن داود بن علی علوی حسنی نیشاپوری ہیں، یہ خراسان کے بہت بڑے محدث اور صدوق ہیں۔[4]

(3) عبد اللہ بن محمد المشرقی، اس میں کلام کیا گیا ہے کیونکہ یہ شراب پینے سے متہم ہیں۔[5]

(4) عبد الرحمٰن بن بشر، یہ ابن حکم بن حبیب بن مہران، ابو محمد نیشاپوری ہیں محدث، حافظ، ثقہ اور ثبت ہیں بخاری اور مسلم کے رجال میں سے ہیں[6]۔

(5) عبد الرزاق بن ہمام بن نافع، ثقہ، حافظ اور مشہور مصف ہیں[7]۔

(6) سفیان ثوری ابن عیینہ، ابو محمد ہلالی کوفی ثم مکی، ثقہ، حافظ، فقیہ امام اور حجت ہیں[8]۔

(7) طریف بن شہاب، ابو سفیان بصری ضعیف ہیں[9]۔

(8) ابو نضرہ، منذر بن مالک بن قطعہ عبدی ثقہ ہیں[10]۔

1۔ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن 7/399، مفتی محمد عاشق الٰہی، انوار البیان 3/655۔

2۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی رقم: 3226، دار احیاء التراث العربی، سطن۔ طبری، امام، ابو جعفر، محمد بن جریر، جامع البیان 22/154 مؤسستہ الرسالہ، بیروت۔ 2000ء۔ حاکم، امام، ابی عبد اللہ الحاکم نیشاپوری، مستدرک الحاکم، 2/468 دار الکتاب العربی بیروت، سطن۔

3۔ امام ابو الحسن، عبد الغفار بن محمد الفارسی، المنتخب من السیاق، ص 136، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1989ء۔

4۔ ذہبی، امام، شمس الدین محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، 17/ 98، مؤسستہ الرسالہ بیروت 1983ء۔

5۔ عسقلانی، امام، ابن حجر، احمد بن علی، لسان المیزان، دار البشائر الاسلامیہ بیروت, 2002,

6۔ مزی، حافظ جمال الدین، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال 16/54 موسستہ الرسالہ۔ بیروت 1985ء۔

7۔ مزی، تہذیب الکمال، 18/52۔

8۔ ایضاً 11/177۔

9۔ ایضاً 13/177۔

10۔ ایضاً 1/544۔

(9)ابوسعید، آپ کا نام سعد بن مالک بن سنان بن عبید انصاری ہے۔ آپ اور آپ کے والد دونوں صحابی ہیں، آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں[11]۔

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں طریف بن شہاب ضعیف راوی ہیں۔ لیکن اس حدیث کی دوسری سند بھی ہے۔ جس سے یہ قوی ہو جاتی ہے۔ جسے ابن کثیر[12] نے روایت کیا ہے۔ وہ سند یہ ہے۔

1۔ عباد بن زیاد بن موسیٰ الاسدی الساجی، صدوق ہیں۔ لیکن قدری ہیں اور شیعیت سے متہم ہیں[13]۔ 2۔ عثمان بن عمر، ابن فارسی العبدی بصری، بخاریٰ سے تعلق رکھتے تھے۔ ثقہ ہیں[14] 3. شعبہ بن حجاج ورد عتکی، امیر المومنین فی الحدیث، ثقہ، حافظ اور متقن ہیں[15]۔ 4۔ سعید الحریری، ابن یاس، ثقہ ہیں۔ مگر موت سے تین سال قبل اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔[16] 5۔ ابو نضرۃ[17] 6۔ ابو سعید[18]

آیت(77) : اَوَ لَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ۔

ترجمہ: اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا تھا؟ پھر اچانک وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا۔

شان نزول: مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں کہ یہ پانچ آیات ایک خاص واقعے میں نازل ہوئی ہیں۔ بعض روایات میں اس سے مراد ابی بن خلف لیا گیا ہے۔ اور بعض میں عاص بن وائل۔ ہو سکتا ہے۔ دونوں سے اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہو۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ عاص بن وائل نے ایک بوسیدہ ہڈی اٹھائی اور اسے ریزہ ریزہ کرے گا۔ رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ اللہ اس ہڈی کو دوبارہ زندہ کرے گا ۔رسول ﷺ نے فرمایا ہاں، اللہ تجھے موت دے گا۔ پھر زندہ کر کے جہنم میں داخل کرے گا۔

مولانا محمد عاشق الٰہی، مولانا عبد الحق حقانی اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے بھی اس آیت کے ذیل میں درج بالا روایت ذکر کی ہے[19]۔

تخریج: اس روایت کو ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔[20]

سند(2) : 1۔ محمد بن سعد، یہ محمد بن حسن بن عطیہ عوفی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں حدیث میں کمزور تھے[21]۔

11۔ ایضاً۔10/49۔

12۔ ابن کثیر، امام، ابی الفداء، اسماعیل ابن کثیر دمشقی، تفسیر القرآن العظیم۔3/573، دار الفکر بیروت 1980ء۔

13۔ تہذیب الکمال 14/122۔

14۔ ایضاً۔19/46۔

15۔ ایضاً۔12/479۔

16۔ ایضاً۔10/338۔

7[1]۔ ملاحظہ ہو سند 1۔

18۔ ایضاً۔ سند 1۔

1۔ معارف القرآن 7/449۔ انوار البیان، 3/672۔ تفسیر حقانی، 6/185۔ خزائن العرفان ص 801۔

20۔ تفسیر طبری 23/31۔

21۔ ذہبی، ابی عبد اللہ محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، 3/560، دار المعرفہ، بیروت 1963ء۔

(2) اسکے والد: یہ سعد عوفی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ جہمی تھے اور اگر آپ جہمی نہ بھی ہوتے پھر بھی آپ کی احادیث لکھنا مناسب نہیں[22]۔

(3) اسکے چچا، حسین بن حسن بن عطیہ عوفی ضعیف ہیں[23]۔

(4) اسکے والد: حسن بن عطیہ بن سعید عوفی ضعیف ہیں[24]۔

(5) اسکے دادا: عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی کوفی، صدوق ہیں لیکن کثرت سے غلطیاں کرتے ہیں، شیعی اور مدلس تھے[25]

(6) ابن عباس، صحابی جلیل عبد اللہ بن عباس بن مطلب قرشی ہاشمی، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد ہیں[26]۔

حکم: مسلسل عوفیوں کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ سب ضعیف راوی ہیں۔ مگر اسکا دوسرا شاہد موجود ہے جس سے یہ رتبہ حسن تک پہنچ جاتا ہے ۔وہ سند امام واحدی کی ہے[27]۔

(1) سعید بن محمد بن جعفر (2) ابو علی بن ابی بکر الفقیہہ (3) احمد بن الحسین (4) زیاد بن ایوب (5) ہیثم (6) حصین (7) ابومالک

سورۃ ص:

آیت:(5) " اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا "۔

ترجمہ: "کیااس نے سارے معبودوں کوایک ہی معبود میں تبدیل کر دیا ہے ؟"

شانِ نزول: ابن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرت کے چچا ابو طالب ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے مشورہ کیا وہ یہ تھا کہ ابوطالب بیمار ہیں اسکے مرنے کے بعد اگر ہم نے آپ ﷺ پر ہاتھ اُٹھایا تو عرب کے لوگ ہمیں ملامت کریں گے کہ ابو طالب کی زندگی میں تو یہ لوگ محمد ﷺ کو کچھ نہ کہہ سکے اور جب ان کا انتقال ہو گیا۔ تو وہ آپ ﷺ کے درپے ہو گئے۔ چنانچہ یہ لوگ ابو طالب کے پاس گئے اور کہا کہ تمھارا بھتیجا ہمارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتا ہے ابو طالب نے آنحضرت ﷺ کو بلوایا اور آپ ﷺ سے کہا بھتیجا! یہ لوگ تم سے شکوہ کناں ہیں کہ تم ان کے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتے ہو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چچا جان! کیا میں انھیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بھلائی ہی بھلائی ہے؟ ابو طالب نے کہا! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک کلمہ ہے جس کے ذریعے سے سارا عرب ان کا تابع فرماں بن جائے اور پورے عجم پر ان کی بادشاہی ہو۔ اس پر ابو جہل نے کہا آخر وہ کلمہ ہے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا صرف "لا الہ الا اللہ" کہہ دو۔ یہ سن کر وہ سارے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنا شروع کیا، کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک کو

22۔ لسان المیزان 4/33۔

23۔ ایضاً۔ 3/155۔

24۔ تہذیب الکمال 6/211۔

25۔ ایضاً۔ 20/145۔

26۔ ایضاً 15/ ۔154

27۔ علی بن احمد بن محمد الواحدی، نیشاپوری 398ھ میں پیدا ہوئے۔ تفسیر اور حدیث کے بہت بڑے امام تھے۔ اسباب النزول، البسیط، الوسیط وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ نیشاپور میں 468ھ میں وفات پائی (زرکلی، الاعلام 4/255)۔

معبود بنالیں۔ یہ بات تو بڑے عجیب لگتی ہے۔ اس موقع پر اِن آیات کا نزول ہوا۔ مفتی محمد شفیع، پیر محمد کرم شاہ، مولانا عبد الحق حقانی، مولانا مراد آبادی اور مفتی محمد عاشق الٰہی نے یہی شان نزول ذکر کیا ہے[28]۔

تخریج: اس روایت کو امام احمد[29]، ابن جریر[30] اور ترمذی[31] نے اعمش کے واسطے سے یحیٰ بن عمارہ، انھوں نے سعید بن جبیر اور اُنھوں نے ابن عباس سے بیان کیا ہے۔

سند: 3 (1) ابو القاسم بن ابی نصر خزاعی یعنی اسماعیل بن عبد الرحمان بن علی بن محمد ابن موسیٰ، محدثین کی اولاد سے ہیں۔ نیشاپور میں آپ کا گھرانہ عدالت اور تزکیے میں مشہور تھا۔ آپ کے والد مشاہیر محدثین میں سے تھے[32]۔ (2) محمد بن عبد اللہ بن حمدویہ، امام، حافظ، علامہ اور شیخ المحدثین ہیں[33]۔ (3) ابو بکر بن ابی دارم الحافظ، یہ امام، حافظ اور فاضل ابو بکر احمد بن محمد السری بن یحیی، تمیمی، کوفی، شیعی، کوفہ کے محدث ہیں[34]۔ (4) محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، امام حافظ اور مسند ہیں[35] (5) اسکے والد: عثمان بن ابی شیبہ عیسی، یہ عثمان بن محمد بن ابراہیم بن عثمان عیسیٰ، ثقہ، حافظ اور مشہور محدث ہیں[36]۔ (6) محمد بن عبد اللہ الاسدی، ابن مندہ فرماتے ہیں عبد السلام بن مطہر سے مناکیر روایت کی ہیں[37]۔ (7) سفیان[38] (8) اعمش، سلیمان بن مہران الاسدی، ابو محمد کوفی، ثقہ، حافظ، قرات کے ماہر اور خوب متقی ہیں لیکن تدلیس سے متہم ہیں[39]۔ (9) یحیٰ بن عمارہ کوفی مقبول ہیں[40]۔ (10) سعید بن جبیر کوفی، ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں[41]۔ (11) ابن عباس[42]

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے۔ یحیٰ بن عمارہ مقبول ہیں جہاں اسکی متابعت کرنے والی دوسری روایت موجود ہو، نہیں تو کمزور ہے۔ لیکن اس روایت کی ایک دوسری سند موجود ہے۔ جس سے یہ رتبہ حسن تک پہنچ تاہے۔ جسکی تخریج امام حاکم نے کی ہے[43]۔ وہ سند یہ ہے: (ا) ہمیں

28۔ معارف القرآن 7/545، ضیاء القرآن 4/227، تفسیر حقانی 6/205، خزائن العرفان ص 815، انوار البیان 3/704۔

29۔ حنبل، امام، احمد بن حنبل، مسند الامام احمد 1/227، المکتبۃ الاسلامی، بیروت 1403ھ، 1983ء۔

30۔ تفسیر طبری 23/125۔

31۔ جامع ترمذی، رقم الحدیث 3232۔

32۔ المنتخب ص: 144 رقم 330۔

33۔ میزان الاعتدال 3/603، لسان المیزان 5/232۔

34۔ میزن الاعتدال 1/ترجمہ 552۔

35۔ ذہبی، امام، حافظ، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ 2/661، 662 دار احیاء التراث العربی، سطن۔

36۔ تہذیب الکمال 19/778۔

37۔ لسان المیزن 3/266۔

38۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سند 1۔

39۔ تہذیب الکمال 12/76۔

40۔ تہذیب الکمال 31/475۔

41۔ ایضاً 10/385۔

42۔ تفصیل کے لئے دیکھئے سند 2۔

43 مستدرک حاکم 2/432۔

ابوزکریا عنبری نے خبر دی (2) اُنھوں نے محمد بن عبد السلام سے (3) اُنھوں نے اسحاق سے (4) اُنھوں نے وہب بن جریر سے (5) اُنھوں نے اپنے والد سے (6) وہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسحاق سے سنا۔ (7) وہ فرماتے ہیں مجھے عباس بن عبد اللہ بن معبد بن عباس نے بیان کیا۔ اپنے والد سے اور اُنھوں نے ابن عباس سے، وہ فرماتے تھے کہ "ص والقران ذی الذکر" ان کے اس مجلس میں نازل ہوئی۔

سورۃ الزمر:

آیت(53)۔ " قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"۔

ترجمہ: "کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف فرماتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔

شان نزول: مفتی محمد شفیعؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں: سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے تھے جنہوں نے نا جائز قتل کیے تھے اور زناکاری کے مرتکب ہوئے تھے۔ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ جس دین کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہیں بلاشبہ یہ بہت اچھی بات ہے لیکن اگر ہم اس دعوت پر ایمان لے آئیں تو ہمارے سابقہ گناہوں کا کیا ہوگا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ تفسیر حقانی، انوار البیان، ضیاء القرآن میں بھی اس روایت کو صحیح بخاری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے[44]۔

تخریج: اسے بخاری[45]، مسلم[46] اور ابو داوٗد[47] نے سعید بن جبیر کے واسطے روایت کیا ہے۔

سند(4) : (1) عبد الرحمان بن محمد سراج یعنی عبد الرحمان بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدان بن محمد نیشاپوری، کریزی، قریشی، جلیل القدر فقیہ اور ثقہ ہیں۔ اپنے زمانے میں محدثین کے سرخیل تھے[48]۔ (2) محمد بن حسن الکارزی، محمد بن محمد بن حسن بن حارث، آپ علی بن عبد العزیز بغوی سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابو القاسم سراج اور حاکم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ آپ نے کئی مرتبہ نیشاپور میں درس حدیث دیا۔ آپ روایت میں مقبول ہیں[49]۔ (3) علی بن عبد العزیز بغوی، یعنی علی بن عبد العزیز بن مرزبان بن سابور، امام، حافظ اور صدوق ہیں[50]۔ (4) القاسم بن سلام، ابو عبید ابن عبد اللہ، امام، حافظ اور مجتہد ہیں[51]۔ (5) الحجاج، حجاج بن محمد المصیصی الاعور، ثقہ اور ثبت ہیں، لیکن جب آخر عمر میں بغداد آئے تو موت سے کچھ عرصہ پہلے اختلاط کا شکار ہو گئے تھے[52]۔ (6) ابن جریج، عبد الملک بن

44۔ معارف القرآن 7/640، تفسیر حقانی 6/242، انوار البیان 4/40، ضیا القرآن، 4/278۔

45۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح مع شرحہ فتح الباری، رقم 4810، دار الفکر بیروت، سطن۔

46۔ قشیری، امام مسلم بن حجاج، صحیح مسلم 1/113 رقم: 122 دار الفکر بیروت 1398ھ، 1987ء۔

47۔ ابو داوٗد، سلمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داوٗد، 4/465 دار الحدیث بیروت۔ 1388ھ، 1969ء۔

48۔ المنتخب من السیاق 329، رقم: 995۔

49۔ سمعانی، امام، ابی سعد عبد الکریم بن محمد، الانساب، 5/13 دار الجنان 1408ھ-1988ء۔

50۔ تذکرۃ الحفاظ: 2/622۔

51۔ تہذیب الکمال 23/294، میزان الاعتدال 3/ ترجمہ 6809۔

52۔ تہذیب الکمال 5/451۔

عبد العزیز بن جریج اموی، ثقہ، فقیہہ اور فاضل ہیں، ارسال اور تدلیس کیا کرتے تھے[53]۔(7)یعلی بن مسلم، ابن ہرمز المکی، اصل میں آپ بصری تھے۔ ثقہ ہیں[54]۔(8)سعید بن جبیر، کوفہ کے رہنے والے ثقہ، ثبت اور فقیہہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ[55]

تحکیم: یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ متفق علیہ ہے۔ جیسا کہ تخریج میں مذکور ہے۔

سورۃ حٰمٓ السجدہ:

آیت22: "وَ مَا كُنتُم تَستَتِرُونَ اَن یَّشهَدَ عَلَیكُم سَمعُكُم وَ لَاۤ اَبصَارُكُم وَ لَا جُلُودُكُم وَ لٰكِن ظَنَنتُم اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعلَمُ كَثِیرًا مِّمَّا تَعمَلُونَ"۔

ترجمہ: "اور تم (گناہ کرتے وقت) اس بات سے تو چھپ ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری کھالیں تمھارے خلاف گواہی دیں، لیکن تمھارا گمان یہ تھا کہ اللہ کو تمھارے بہت سے اعمال کا علم نہیں ہے"۔

شانِ نزول: مولانا عبد الحق حقانی رقمطراز ہیں: بخاری و مسلم کی روایت ہے، ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے کعبہ کے پردوں میں اپنے آپ کو چھپایا تھا کہ اتنے میں تین آدمی کعبہ کے اندر آئے اور کچھ گفتگو شروع کی ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا اللہ ہماری ان باتوں کو بھی سُنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اگر اونچی آواز سے بولیں گے تو سنے گا ورنہ نہیں۔ تیسرے آدمی نے کہا اگر اونچی آواز سے سنتا ہے تو پھر سب سُنتا ہے میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی[56]۔ مفتی محمد عاشق الٰہی نے بھی اس آیت کے ذیل میں مذکورہ روایت کا ذکر کیا ہے[57]۔

تخریج: اسے بخاری اور مسلم نے مجاہد کے واسطے سے روایت کیا ہے[58]۔

سند5: (1)ابو منصور البغدادی، عبد القاہر بن طاہر، بہت بڑے علامہ، صاحب تقویٰ اور متقن ہیں۔ آپ نے بہت ہی کتابیں لکھیں۔ شوافع کے بہت بڑے شیخ تھے[59]۔(2)اسماعیل بن نجید بن حافظ احمد بن یوسف بن خالد سلمی، نیشاپوری، بہت بڑے صوفی، عظیم محدث، خراسان کے شیخ اور مسند وقت تھے[60]۔(3) محمد بن ابراہیم بن سعید بن عبد الرحمان بن موسیٰ، ابو عبد اللہ بوشنجی، فقیہ، ادیب اور محدثین کے شیخ ہیں۔ ثقہ حافظ اور فقیہ ہیں[61]۔(4)امیہ بن بسطام، ابن المنتشر العیشی، ابو بکر بصری صدوق ہیں[62]۔(5)یزید بن زریع، البصری، ابو معاویہ ثقہ

53۔ ایضاً 18/338۔

54۔ ایضاً 32/400۔

55۔ ترجمہ کے لئے ملاحظہ ہو سند نمبر2۔

56۔ تفسیر حقانی 6/278۔

57۔ انوار البیان 4/85۔

58۔ صحیح البخاری مع فتح الباری 8/561رقم:4816، صحیح مسلم 4/2141رقم:2775۔

59۔ سیر اعلام النبلاء 17/572۔ السبکی، تاج الدین، ابی نصر عبد الوہاب بن علی، طبقات الشافعیہ الکبریٰ 5/136 دار الکتب العربیہ، بیروت سطن۔

60۔ سیر اعلام النبلاء 16/146۔

61۔ تہذیب الکمال 24/308، تذکرۃ الحفاظ 2/657۔

62۔ ایضاً 3/329۔

اور ثبت ہیں(63)۔(6)روح بن القاسم، ابو غیاث البصری، تمیمی، عنبری ثقہ اور حافظ ہیں(64)۔(7)القاسم ابن معن، ابو عبد اللہ القاضی کوفی، ثقہ اور فاضل ہیں(65)۔(8)منصور بن معتمر، ثقہ اور ثبت ہیں(66)۔ (9)مجاہد ابن جبر، ابو الحجاج مخزومی، ثقہ ہیں۔ تفسیر اور حدیث کے امام ہیں(67)۔(10)ابن مسعود، عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی، جلیل القدر صحابی رسول ہیں(68)۔

تحکیم: یہ حدیث متفق علیہ اور صحیح ہے جیسا کہ تخریج میں مذکور ہے۔

خلاصۃ البحث:

یہ مطالعہ سورۃ یٰسٓ، سورۃ صٓ، سورۃ الزمر اور سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی منتخب آیات کے اسبابِ نزول سے متعلق احادیث کی تخریج اور تحکیم پر مرکوز ہے۔ تحقیق میں احادیث کے سلسلۂ روایات (اسناد) کا جائزہ لیا گیا اور ان کی صحت کے اعتبار سے صحیح، حسن اور ضعیف احادیث کی درجہ بندی کی گئی۔ اس عمل کے ذریعے ہر آیت کے نزول کے پس منظر اور اس کے تاریخی و سماجی مواقع کی وضاحت ممکن ہوئی۔ مطالعہ کا مقصد نہ صرف ان آیات کے مفہوم کی بہتر تفہیم فراہم کرنا ہے بلکہ قرآنی آیات کے نزول کی وجوہات کو مستند اور مستدل حوالوں کی بنیاد پر واضح کرنا بھی ہے۔ اس تحقیق سے قارئین کو قرآن کریم کی منتخب آیات کی تشریح میں علمی اور عملی رہنمائی حاصل ہوتی ہے اور احادیث کے ذریعے اسبابِ نزول کے مؤثر مطالعے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔

63۔ ایضاً۔4/146۔

64۔ ایضاً9 /252۔

65۔ ایضاً23/449۔

66۔ ایضاً28/546۔

67۔ تہذیب الکمال27/228، سیر اعلام النبلاء4/449۔

68۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد جزری، اسد الغابہ، 3/256، دار الشعب، بیروت سطن۔